

ہیں، سال گرہ کے رشتے میں لاکھ تار، بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوں اور  
 جتنے تار ہوں، اتنے ہی برس شمار کیے جائیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ۔  
 اگر سو سال کی مدت کو ایک گزہ فرض کریں تو خدا کرے، ایسی ہزار گرہیں  
 لگائی جائیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ۔

ظاہر ہے کہ اس عمر کا حساب کرنا خاصے حساب دان کا کام ہے۔ مرزا غالب نے ایک  
 قطعے کے آخر میں بادشاہ کو خطاب کرتے ہوئے لکھا ہے۔

تم سلامت رہو ہزار برس، ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار  
 پہلے کی طرح حساب کا یہ معاملہ بھی خاصے غور و فکر کا محتاج ہے اور فارسی کی ایک مثنوی  
 میں تو مرزا نے حساب کا معاملہ ہی ختم کر دیا۔ کہتے ہیں:

بر دعاے شہر سخن کوتاہ باد تا خدا باشد بہادر شاہ باد



کہتے ہیں کہ ”اب وہ مردم آزار نہیں  
 عشاق کی پریشانی سے اسے عار نہیں  
 جو ہاتھ کہ ظلم سے اٹھایا ہوگا  
 کیوں کر مانوں کہ اُس میں تلوار نہیں

لغات : مردم آزار : لوگوں کو دکھ دینے والا۔  
 ہاتھ اٹھانا : کسی چیز سے دست بردار ہو جانا اور ماننے کے  
 لیے بھی ہاتھ اٹھایا جاتا ہے، گویا اس کے متضاد معنی ہیں اور مرزا نے دونوں  
 معنی سے فائدہ اٹھا کر یہ رباعی لکھی۔

شرح : کہا جاتا ہے کہ ہمارا محبوب اب لوگوں کو دکھ نہیں